6/6/2020

مکالمہ بین السنہ والشیعہ

موضوع:-کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں؟

واٹس آپ گروپ دفاع مکتب اہل بیت (اہل تشیع)

اہلسنت متکلم :-مولانا علی معاویہ (فخر الزمان)

شیعہ متکلم:-رانا محمد سعید

دعوی اہلسنت:-شیعہ ختم نبوت کہ منکر ہیں

شیعہ جواب دعوی:-ہم شیعہ اثنا عشری حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور انکے بعد آئمہ اثنا عشر کی امامت کے قائل ہیں اور ان آئمہ میں سے کسی ایک کو نبی نا تو مانتے ہیں نا کہتے ہیں. جو ہماری طرف یہ بہتان منسوب کرے وہ ملعون ہے کذاب ہے

تبصرہ: ممتاز قریشی

شیعہ ختم نبوت کا منکر !! ایک مایوس کن لیکن نتیجہ خیز مکالمہ

گفتگو 31 مئی 2020 سے 6 جون 2020 سات دن مسلسل جاری رہی۔ سنی مناظر علی معاویہ صاحب مدعی تھے اور پہلے ہی اپنا دعوی پیش کر دیا کہ *شیعہ ختم نبوت کے منکر* ہیں۔

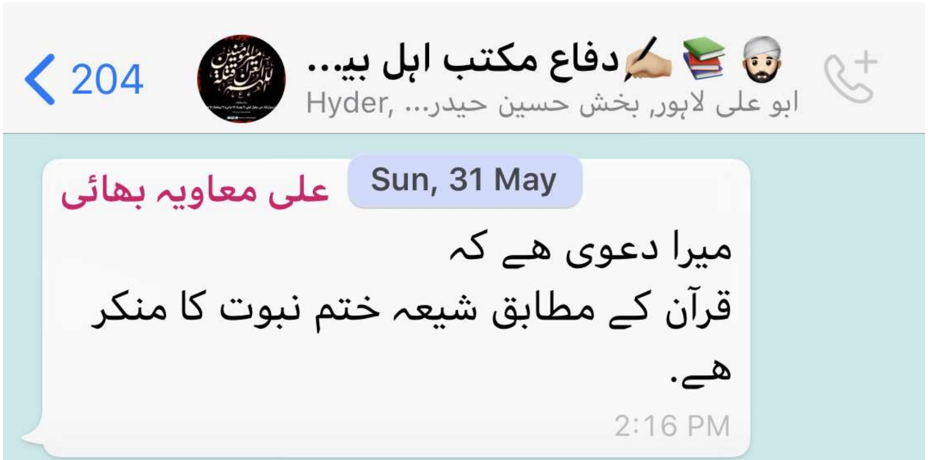

فریق مخالف شیعہ رانا سعید صاحب تھے ، انہوں نے اگرچہ جواب دعوی پیش کر دیا لیکن اس کے بعد مدعی کو دلائل دینے کا موقعہ دینے کے بجائے ان سے مسلمان ہونے کے تمام شرائط اور کفر کے تمام لوازمات پوچھنا شروع کر دیے، جبکہ دعوی میں نہ مسلمان کا ذکر تھا اور نہ کافر کا ذکر تھا!

اس کے بعد شیعہ مناظر نے خاصہ نبوت پر گفتگو شروع کی اور بالآخر عصمت پر لے جاکر گفتگو کو بریک لگادی کیونکہ اس کے بعد وہی مجرم اور وہی منصف بن گئے ۔۔۔

بجائے مدعی علی معاویہ صاحب کو دلیل پیش کرنے کا کہتے انہوں نے خود دلیل دیکر اہلسنت کو ہی ختم نبوت کا منکر ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی۔

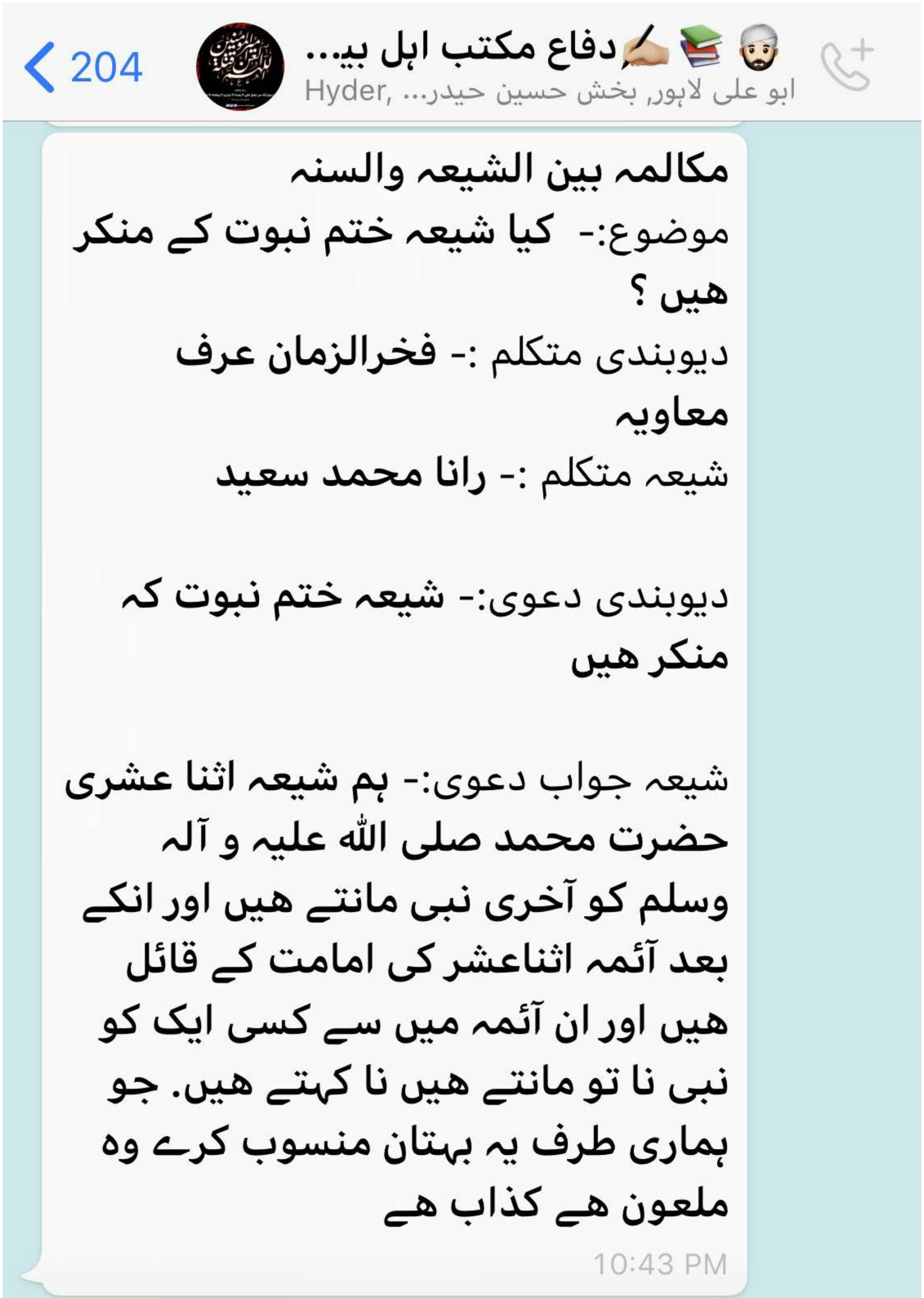

مکالمہ بین الشیعہ والسنہ
موضوع:- کیا شیعہ ختم نبوت کے منکر ھیں ؟
دیوبندی متکلم :- فخرالزمان عرف معاویہ
شیعہ متکلم :- رانا محمد سعید

دیوبندی دعوی:- شیعہ ختم نبوت کہ منکر ھیں

شیعہ جواب دعوی:- ہم شیعہ اثنا عشری حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ھیں اور انکے بعد آئمہ اثناعشر کی امامت کے قائل ھیں اور ان آئمہ میں سے کسی ایک کو نبی نا تو مانتے ھیں نا کہتے ھیں. جو ہماری طرف یہ بہتان منسوب کرے وہ ملعون ھے کذاب ھے
10:43 PM

شیعہ دجل:

دونوں فریقین کے بیچ طئے یہ ہوا تھا کہ گفتگو اس نکتہ پر ہوگی کہ **ختم نبوت کے منکر "شیعہ" ہیں یا نہیں !!!** لیکن کمال مہارت سے ساتوں دن یہ مسئلہ زیربحث رہا کہ **اہلسنت ختم نبوت کے منکر ہیں یا نہیں!!!**

رانا سعید صاحب نے ساتوں دن اپنے علم کے بھرپور جوہر دکھائے!
موصوف نے اولیاء اور انبیاء کی عصمت ایک جیسی ثابت کرنے کے لئے شاہ اسماعیل کی ایک عبارت پیش کی اور بضد رہے کہ اہلسنت کے ہاں عصمت اولیاء اور عصمت انبیاء کرام میں کوئی فرق نہیں ہے، جبکہ انہی کے پیش کئے ہوئے عکس میں خود شاہ اسماعیل کی وضاحت کو سمجھنے سے بھی قاصر رہے کہ اولیاء کی عصمت اور نبیوں کی عصمت ایک جیسی ہونے کے باوجود **"حفظ"** کہلاتی ہے کیونکہ نبی کا احترام و فضیلت ولی سے کہیں اونچی ہوتی ہے۔

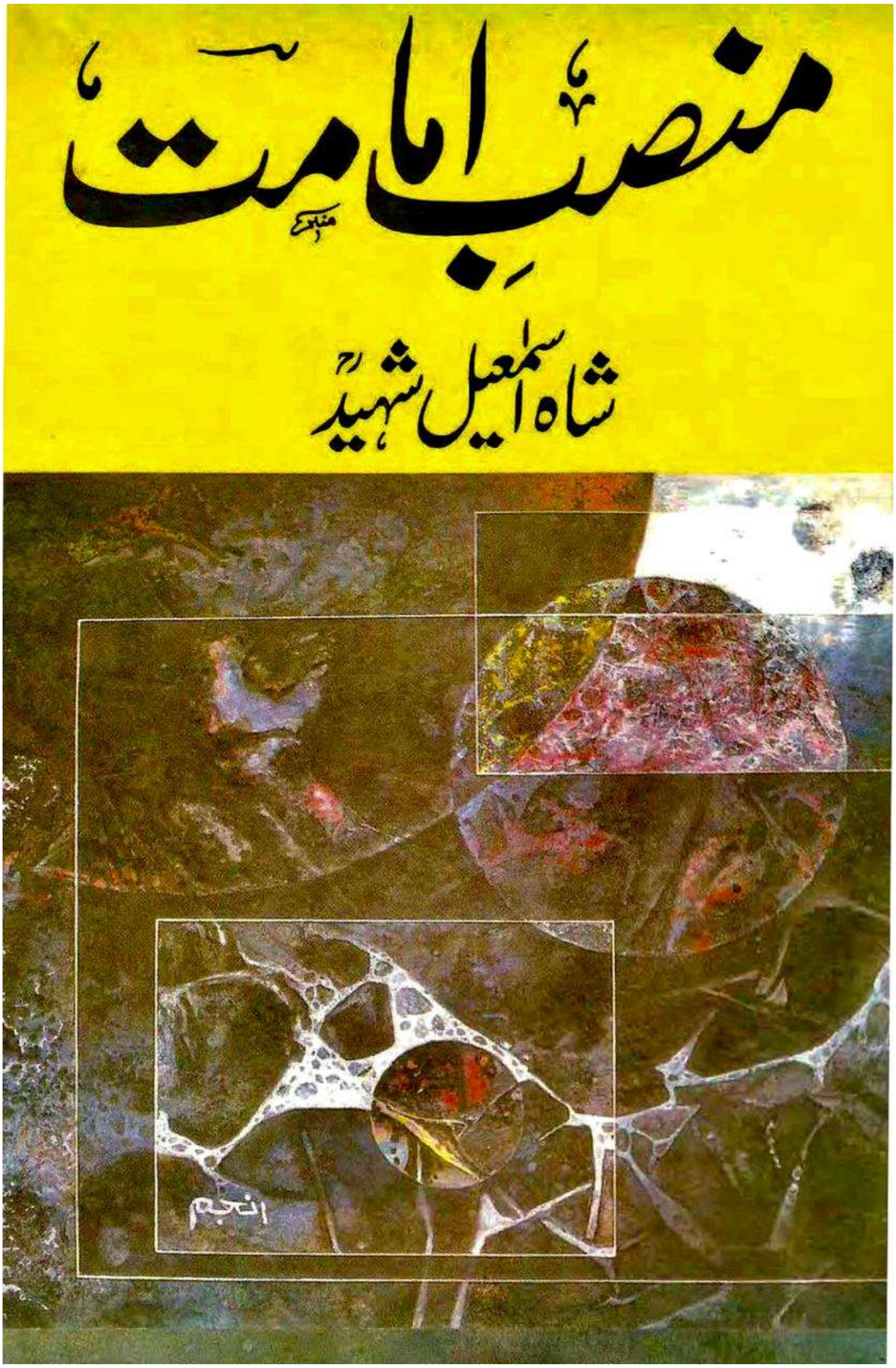
منصبِ امامت
شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
انجم

يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ (فرقان)

ہیں تو بزرگوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ اور جب اِن کو اللہ کی آیات سُنائی جائیں تو اندھے اور بہرے نہیں ہو جاتے اور وُہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے بیوی بچّوں سے آنکھوں میں ٹھنڈک دے اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ ان کو بدلہ دیا جائیگا مکانوں کے جھروکے بہ سبب ان کے صبر کے اور ملیں گے وہاں ان سے دُعا وسلام کہتے ہوئے اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھیرنے اور استقامت کی اچھی جگہ ہے۔

عصمتِ اولیاءؒ مقاماتِ ولایت میں سے ایک مقامِ عظیم عصمت ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ عصمت کی حقیقت حفاظتِ غیبی ہے جو معصوم کے تمام اقوال، افعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہِ حق کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور حق سے رُوگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے۔ یہی حفاظت جب انبیاءؑ سے متعلق ہو تو اُسے عصمت کہتے ہیں اور اگر کسی دُوسرے کامل سے متعلق ہو تو اسے حفظ کہتے ہیں۔ پس عصمت اور حفظ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے۔ لیکن ادب کے لحاظ سے عصمت کا اطلاق اولیاء اللہ پر نہیں کرتے۔

حاصِل یہ کہ اِس مقام میں مقصُود یہ ہے کہ یہ حفاظتِ غیبی جیسا کہ انبیائے کرام کے متعلق ہے ایسا ہی ان کے بعض اکابر متّبعین کے متعلق ہوتی ہے چنانچہ

شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں!

عصمت انبیاء (متفقہ عقیدہ)	عصمت امام (شیعہ عقیدہ)	حفظ (عصمت) اولیاء (عقیدہ اہلسنت)
انبیاء کرام پیدائشی معصوم ہوتے ہیں۔	امام پیدائشی معصوم ہوتے ہیں۔	اولیاء کا حفظ (عصمت) مقام ولایت ملنے کے بعد
انبیاء کی عصمت وھبی، یعنی بغیر کسی محنت کے ملنا۔	امام کی عصمت وھبی، یعنی بغیر کسی محنت کے ملنا.	اولیاء کا حفظ (عصمت) کسبی یعنی عبادت و ریاضت کے بعد

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح امام کو پیدائشی معصوم ماننا یعنی وھبی عصمت کا عقیدہ شرک فی النبوت ہے.
- علمائے اہلسنت اولیاء پر عصمت کا اطلاق نہیں کرتے بلکہ حفظ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تاکہ عصمت اولیاء (کسبی) عصمت انبیاء (وھبی) کے برابر نہ ہو۔

گفتگو اصل دعوی **شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں** پر نہ کرنے کی وجہ بھی کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے !
دنیا جانتی ہے کہ اہل تشیع کے ہاں منصب امامت انبیاء کرام سے بھی اعلی و ارفع ہے۔
(معاذاللہ ثم معاذاللہ)

۴۰

بات داخل ہے کہ کوئی بھی ائمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو۔ وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اصولاً بنا بر روایات حضور اکرمؐ اور ائمہ معصومین اس عالم سے پہلے ظلِ عرش میں بصورتِ انوار تھے۔ یہ حضرات انعقادِ نطفہ اور طینت میں بھی تمام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں اور ان کے مقامات تو الا ماشاء اللہ ہیں چنانچہ حدیثِ معراج میں جبرئیل کہتے ہیں لو دنوت انملۃ لاحترقت ایک انگل بھی اگر بڑھ آؤں تو جل جاؤں۔ اور یہ فرمان تو معلوم ہی ہے کہ معصوم فرماتے ہیں ان لنا مع اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ خدا کے ساتھ ہمارے ایسے حالات ہیں کہ جہاں تک ملک مقرب اور نبی مرسل کی بھی پہنچ نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مذہب کے اصول کا جزو ہے کہ ائمہ کے لئے حکومت ولایت سے پہلے وہ مقامات معنوی حاصل ہیں جو کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ نیز یہ مقاماتِ معنوی حضرت زہرا کے لئے بھی ہیں حالانکہ وہ معصومہ نہ قاضی ہیں نہ حاکم نہ خلیفہ۔ یہ مقامات حکومت سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ اسی لئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت زہرا قاضی و خلیفہ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کی طرح ہیں یا یہ کہ ہمارے اوپر معنوی برتری نہیں رکھتیں۔ اسی طرح اگر کوئی کہے النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم تو اس نے حضرت کیلئے ایک ایسی بات کہی جو مومنین پر حکومت و ولایت سے بالاتر ہے۔ سر دست ہم اس موضوع پر بحث نہیں کر رہے ہیں کیونکہ یہ دوسرے علم کا فریضہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ رسولؐ اور ائمہ کی جنس و فصل انسان کی جنس و فصل سے الگ ہے۔ مترجم)

بلند مقاصد کے حصول کیلئے حکومت ذریعہ و وسیلہ ہے

حکومت میں عہدہ دار ہونا ذاتی طور پر کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ بلکہ اجرائے

۳۹

ولایتِ تکوینی

امام کے لئے ولایت و حکومت کے اثبات کا لازمہ نہیں ہے کہ امامؑ مقام معنوی نہ رکھتے ہوں۔ امامؑ کے لئے حکومت سے قطع نظر مقام معنوی بھی ہے جس کو زبانِ ائمہ میں کبھی خلافت کلی الٰہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امام کے لئے خلافت تکوینی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کا ہر ذرہ ان کا تابع فرمان ہے۔ ہمارے ضروریات مذہب میں یہ

رافضیوں کا عقیدہ امامت

"خمینی" نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

اماموں کے رتبہ ہر نبی اور ہر فرشتہ سے بلند ہے

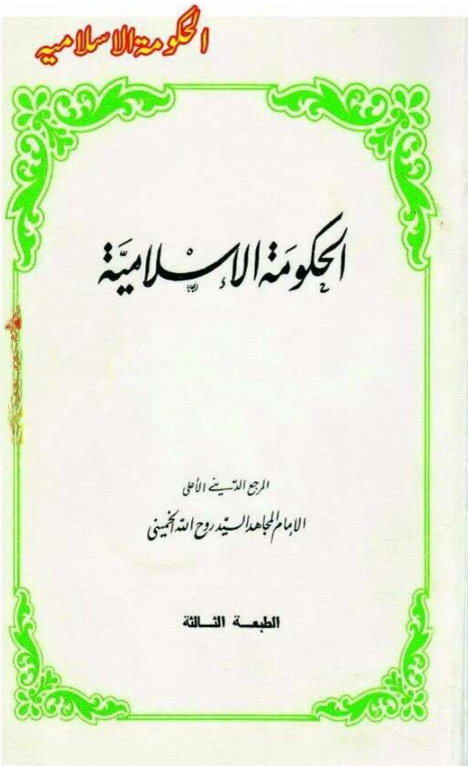

عدم امكان تشكيل تلك الحكومة ، فالولاية لا تسقط ، لان الفقهاء قد ولاهم الله ، فيجب على الفقيه ان يعمل بموجب ولايته قدر المستطاع ، فعليه ان يأخذ الزكاة والخمس والخراج والجزية ان استطاع ، لينفق كل ذلك في مصالح المسلمين وعليه ان استطاع ان يقيم حدود الله • وليس العجز المؤقت عن تشكيل الحكومة القوية المتكاملة يعني بأي وجه ان تنزوي بل ان التصدي لحوائج المسلمين ، وتطبيق ما تيسر تطبيقه فيهم من الاحكام ، كل ذلك واجب بالقدر المستطاع •

الولايــة التكوينيــة :

وثبوت الولاية والحاكمية للامام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحكام • فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون • وان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل • وبموجب ما لدينا من الروايات والاحاديث فان الرسول الاعظم (ص) والائمة (ع) كانوا قبل هذا العالم انوارا فجعلهم الله بعرشه محدقين ، وجعل لهم من المنزلة والزلفى ما لا يعلمه الا الله • وقد قال جبرئيل — كما ورد في روايات المعراج — : لو دنوت انملة لاحترقت • وقد ورد عنهم (ع) : ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل • ومثل هذه المنزلة

— ٥٢ —

اب جو لوگ امام کو انبیاء سے بڑھ کر درجہ دیتے ہوں ، ان کے لئے ختم نبوت ہونے یا نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے!

جو لوگ انبیاء کرام کے تمام اوصاف و اختیارات بلکہ ان سے بڑھ کر اوصاف و اختیارات امام کے لئے مانتے ہوں ختم نبوت مان کر بھی ان کی صحت پر کیا فرق پڑتا ہے۔

شیعوں سے اگر پوچھا جائے تو وہ یہی کہیں گے کہ سوا لاکھ انبیائے کرام تو خوامخواہ بھیجے گئے بہتر ہوتا کہ انسانوں کی رہنمائی کے لئے سوا لاکھ امام ہی بھیج دئے جاتے!! (معاذاللہ)

جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ بعد از نبی کسی ایک امام نے وہ فرائض پورے تک نہ کئے جو خود شیعوں نے اپنی کتب میں ان کے لئے بیان کئے ہیں!!

جب کوئی ان سے پوچھے کہ آخر اتنے امام دنیا میں عوام کو وہ حق تو پہنچا نہ سکے جو شیعیت کے مطابق حق ہے تو جواب آتا ہے کہ سب امام مجبور تھے ، پوری زندگی حالت تقیہ میں رہے!

اللہ نہ کرے! اگر سوا لاکھ انبیاء کی جگہ سوا لاکھ امام بھیجے گئے ہوتے اور سب مجبور ہوکر واپس چلے جاتے تو دنیا کا کیا حال ہوتا!!

دوران گفتگو رانا صاحب نے کئی ایسے اقرار بھی کئے جو شیعہ عام طور پر تقیہ کی چادر میں چھپاتے ہیں

-

مثلاً: امام کسی بھی چیز کو حلال و حرام کر سکتا ہے۔

شیعہ امام کو نبی کی طرح واجب الاطاعت مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ

حتی کہ یہ اقرار بھی کر لیا کہ **نبی کے بعد دین کا اختیار امام کو ہے**

مطلب واقعی شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں کیونکہ شیعہ کے نزدیک دین بعد از نبی بھی مکمل نہیں ہوا ، امام ہر دور میں آ کر دین کو مکمل کرنے میں مصروف رہے!

تمام اماموں کا طریقہ کار یہ رہا کہ چھپ چھپ کر چند مخصوص لوگوں تک دین کے احکام پہنچاتے رہے!!

بقول رانا صاحب کے۔۔۔

- امام نبی نہیں کہلاتا لیکن دین کا مکمل اختیار اسے حاصل ہے۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ
- امام اگر کسی بھی چیز کو حلال و حرام کر سکتا ہے تو مطلب وہ نبی نہیں لیکن کام وہ نبیوں کا ہی کر سکتا ہے۔ معاذاللہ
- امام اگرچہ نبی نہیں لیکن نبی کی طرح ہی من و عن واجب الاطاعت ہے۔ معاذاللہ

اسکرین شاٹس اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں

رانا محمد سعید کا اقرار کہ امام حلال و حرام کا فیصلہ کرتے ہیں!

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۔۔۔۔۔ سورۃ المائدۃ ۔۔۔ آیت ۳

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے"

205
دفاع مکتب اہل بی...
ابو علی لاہور, بخش حسین حیدر... ,Hyder
رانا محمد سعید شیعہ [redacted]
علی معاویہ بھائی
نبی کھتے نہیں صرف بس.
باقی مانتے نبیوں کی طرح ہو.
نبیوں کی طرح واجب الاطاعت مانتے ھیں
11:03 PM
رانا محمد سعید شیعہ بداخلاق
علی معاویہ بھائی
نبی کھتے نہیں صرف بس.
باقی مانتے نبیوں کی طرح ہو.
نبی نہیں مانتے
11:03 PM
شیعہ اماموں کو واقعی نبی نہیں مانتے کیونکہ ان کے نزدیک امامت نبوت سے بڑا منصب ہے!! معاذاللہ ثم معاذاللہ
علی معاویہ بھائی
یہی تو ختم نبوت کا انکار ہے کہ ختم نبوت کے بعد بھی تم بعینہ انبیاء جیسے لوگ مانتے ہو
11:03 PM
علی معاویہ بھائی
رانا محمد سعید شیعہ بداخلاق
نبی نہیں مانتے
انبیاء سے بڑھ کر مانتے ہو
11:04 PM

شیعہ ختم نبوت کے منکر

١٥٨ أصول الكافي ج١

وبَلَايَاهُمْ؟ قَالَ: فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ: مِمَّنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ؟! فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ بَابٌ أُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتٌ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؛ إِنَّ أُولَئِكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ.

١٠٩ – باب التَّفْوِيضِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وإِلَى الْأَئِمَّةِ عليهم السلام فِي أَمْرِ الدِّينِ

١ – مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم: ٤]. ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر: ٧] وقَالَ عَزَّ وجَلَّ: ﴿مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ﴾ [النساء: ٨٠] قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وإِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ وائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وجَحَدَ النَّاسُ، فَوَ اللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا ونَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وبَيْنَ اللهِ عَزَّ وجَلَّ، مَا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

٢ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بْنِ أَشْيَمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ

أصول الكافي

ثقة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
المتوفي سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الأول

نبی کے بعد دین کا اختیار اماموں کے حوالے ہے!! رانا سعید کا اقرار

اب ایک عام بندہ شیعوں سے یہ پوچھنے کا حق تو رکھتا ہے کہ بھائی امام کو صرف نبی نہ مان کر کونسا احسان کر لیا؟؟

میں ایک آسان سی مثال سے شیعوں کے عقیدہ امامت اور ان کے اختیارات کو سمجھاتا ہوں۔

ایک مسافر بس (دین اسلام) کو انجنیئر (نبی کریم) نے کمپنی (اللہ عزوجل) کی خواہش پر بنایا
اور اس کی ہدایات کے مطابق ڈرائیور (خلیفہ / جانشین / نمائندہ) گاڑی چلاتا ہے اور
کمپنی کی ہدایات اور انجنیئر کی تربیت کے مطابق مکمل گاڑی کو کنٹرول کر کے مسافروں
کو بحفاظت منزل تک پہنچاتا ہے۔

ڈرائیور (خلیفہ / جانشین / نمائندہ) بس کے انجن اور کنٹرول (شریعت کے احکام) کو تبدیل کرنے کا
اختیار نہیں رکھتا کیونکہ کمپنی نے اعلان کر دیا ہے
کہ اب قیامت تک یہی گاڑی منزل تک پہنچائے گی کیونکہ انجنیئرز کے آنے کا سلسلہ روک دیا گیا
ہے۔ اس گاڑی کے بنیادی ڈھانچے اور کنٹرول کے طریقے میں تبدیلی کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔

اب اگر کوئی طرم خام ڈرائیور کو انجنیئر تو نہ کہے لیکن انجنیئر والے سب کام و ذمہ داریاں سونپ دے
بلکہ ڈرائیور کو انجنیئر سے بھی بڑھا دے اور اسے انجن میں یا گاڑی کے کنٹرول میں
یعنی گیر ،بریک وغیرہ میں تبدیلی کا اختیار بھی دے دے تو مطلب اس نے کمپنی کے واضح اعلان

کا انکار کیا اور اصل انجنیئر کی اہلیت پر بھی سوالیہ نشان لگادیے کہ اس نے گاڑی درست نہیں بنائی بلکہ کئی نقص چھوڑ کے گیا ہے۔

اس کے علاوہ اگر اس بدبخت نے اصل انجنیئر کی بنائی ہوئی گاڑی کا بنیادی ڈھانچہ بدلنے کا اختیار بھی کسی دوسرے کو دے دیا یا دوسرے ڈرائیور کو بھی اصل انجنیئر جیسا بااختیار سمجھ لیا کہ وہ اپنی مرضی سے انجنیئر (نبی) سے بہتر گاڑی (دین اسلام) بنا سکتا ہے تو مطلب اس کے نزدیک گذشتہ انجنیئرز (انبیائے کرام) کا سلسلہ ختم نہیں ہوا بس انہیں انجنیئرز نہیں کہنا چاہئے لیکن کام وہی انجنیئرز والے جاری رہیں گے! انااللہ واناالیہ راجعون

دوسری طرف کمپنی (اللہ عزوجل) نے واضح اپنی ہدایات کی کتاب (قرآن کریم) میں اعلان بھی کردیا ہے کہ اس انجنیئر (نبی کریم) کے بعد گاڑی (دین اسلام) میں مزید کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے بلکہ گذشتہ سوا لاکھ انجنیئرز کی بنائی گئی گاڑیوں میں سے یہ ماڈل سب سے بہترین ماڈل ہے۔ اب جسے بھی منزل تک پہنچنا ہے وہ اسی گاڑی (دین اسلام) میں بیٹھ کر پہنچ سکتا ہے۔

ایک عام فہم بھی سمجھ سکتا ہے ختم نبوت کا مطلب ہی یہ ہے کہ شریعت کی تعلیمات ، وحی کا سلسلہ ، پیدائشی عصمت کا حامل ہونا اور حلال و حرام کا اختیار وغیرہ اختتام پذیر ہوچکے ہیں،
اگر کوئی ختم نبوت کا اقرار بھی کرے اور شریعت میں تبدیلی، ، غیر نبی کی پیدائشی عصمت کا قائل، وحی کے ذریعے حلال و حرام کا اختیار یا دین میں رد و بدل کا اختیار کسی اور کی طرف بھی منسوب کرتا رہے تو یہ براہ راست ختم نبوت کا انکار ہے چاہے وہ لاکھ بار ختم نبوت کا اقرار کرے!!

جب تک نبوت کے تمام لوازمات کا سلسلہ بھی نبوت کے ساتھ ختم نہ سمجھا جائے اس وقت تک ختم نبوت کا اقرار کوئی معنی نہیں رکھتا۔

پوری گفتگو میں رانا صاحب شاہ اسماعیل کی عبارت کو لیکر اپنا دفاع کرنے کے بجائے اہلسنت پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے رہے اورایسا پہلی بار نہیں ہوا ، شیعوں سے جب بھی ان کے عقائد پر گفتگو کی جائے تو وہ دفاع کرنے کے بجائے گفتگو اوراسی اعتراض کو اہلسنت کی طرف موڑ کر عوام کو گمراہ کرنا شروع کردیتے ہیں۔

تحریف قرآن ہو یا ختم نبوت! شیعہ دفاع کے بجائے اہلسنت کو ہی تحریف قرآن کا قائل اور ختم نبوت کا منکر ثابت کرنے لگ جاتے ہیں!!!

شیعوں کی اس روش سے ثابت ہوتا ہے ان پر لگائے گئے الزامات اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ ان پر گفتگو کرنے سے زیادہ انھی الزامات کو اہلسنت پر عائد کرکے اپنے لوگوں کو مطمئن کرتے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل یا ختم نبوت کے منکر ہیں تو کیا ہوا ! اہلسنت بھی تو تحریف قرآن کے قائل اور ختم نبوت کے منکر ہیں!! اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور آپشن بھی نہیں ہے۔

یہ بھی غور طلب بات ہے کہ شیعہ اہلسنت پر جب وہی الزام عائد کرتے ہیں تو ایسے دلائل دیتے ہیں جن سے اہلسنت کے عقائد بنتے ہی نہیں۔

عقائد اہلسنت **قرآن و احادیث نبوی** بلکہ شیعہ کے نزدیک بھی عقائد **ائمہ معصومین کے فرامین** سے بنتے ہیں ، لیکن کمال سادگی سے رانا سعید صاحب اہلسنت عالم کی ایک عبارت کو اپنی مرضی کا مفہوم پہنا کر مسلسل سات دن اہلسنت عقیدہ ثابت کرتے رہے اور ممبرز کا وقت ضایع کرتے رہے۔

دوران گفتگو کئی مواقع پر رانا صاحب کا انداز غیر سنجیدہ اور ہتک آمیز رہا۔ ایک ہی سوال بار بار پوچھ کر یہ ظاہر کرتے رہے کہ سامنے والا عاجز ہے
جبکہ سنی مناظر علی معاویہ صاحب انہیں سمجھاتے بھی رہے کہ شرائط طۓ کر کے اصل مدعہ کو زیر بحث لایا جائۓ جو دعوی میں بیان ہوا ہے۔ انہوں نے موضوع اور دعوی کے مطابق مختلف شیعہ معتبر کتب کے اسکینز بھی دعوی کے مطابق پیش کئے تا کہ گفتگو اصل ٹاپک پر شروع ہو سکے لیکن ان اسکینز پر بھی کوئی توجہ نہ دی گئی۔

اسکینز اگلے پیج پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت کے حق کا باعث ہے۔ ایضاً اور جب بنی اسرائیل نے طالوت کی بادشاہی قبول نہیں کی تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو علم و جسم میں زیادتی دی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ معیارِ ریاست و بادشاہی علم و شجاعت ہے کیونکہ جسم کی زیادتی قوت و شجاعت ہوتی ہے نہ کہ جسم کا بڑا اور بھاری ہونا شرط ہے۔

دوسری شرط ۔ امامت کی شرائط سے عصمت ہے اور اجماع علمائے امامیہ اس پر منعقد ہے کہ امام بھی مثلِ پیغمبر ابتدائے عمر سے آخر عمر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہوتا ہے اور اس مضمون پر احادیثِ متواترہ بہت ہیں۔ ایضاً امام لوگوں کے دین و دنیا پر خدا کا امین ہوتا ہے تو اگر خود خدا کے احکام میں خیانت کرے تو کیا وہ قابلِ امامت ہوگا۔ (ہرگز نہیں) بلکہ لقبولِ خدا قابلِ ملامت ہوگا۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون یعنی کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنی ذات کو بھول جاتے ہو باوجودیکہ کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہو کیا عقل نہیں رکھتے ہو اور اس بات کی قباحت نہیں سمجھتے۔ پھر فرمایا ہے کہ اے مومنین کیوں ایسی بات کہتے ہو جس کو خود نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ اس بات کو بہت دشمن رکھتا ہے کہ وہ بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے اور ظاہر ہے کہ جو شخص ان ملامتوں کا مستحق ہو قابلِ خلافت و امامت نہیں ہے۔ ایضاً ۔ جب خدا نے جنابِ ابراہیمؑ سے خطاب کیا کہ میں نے تم کو لوگوں کا امام بنایا۔ جنابِ خلیل خدا کی اس عطا و بخشش سے بہت خوش ہوئے اور اپنی اولاد کے لیے بھی یہ عہدہ طلب کیا اور کہا کہ میری ذریت میں سے

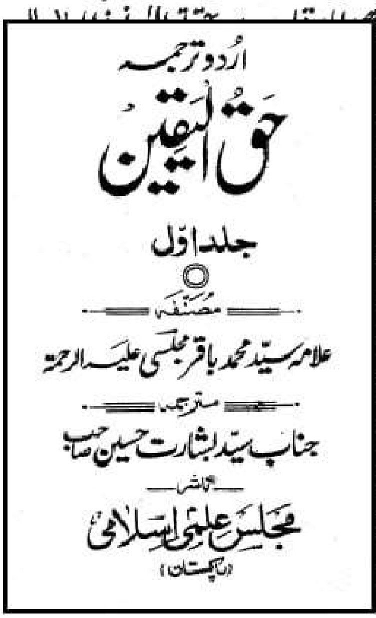

عہدی الظالمین یعنی امامت کا میرا عہد ظالموں
نفس پر ظلم کرتا اور اپنی عمر کے اوقات میں گناہ کرتا
اُس کو نہیں پہنچے گا۔ **ایضاً** ۔ سب سے بہتر فائدہ
ہے اور محافظِ شریعت ہوتا ہے اور جب گناہ اور
کہ اس کو معصیت سے منع کرے اور جو خطا اُس سے
امام کل ہوگا نہ کہ پہلا خاطی امام **ایضاً** ۔ اُمت پر و
جیسا کہ آیۂ اولی الامر سے معلوم ہوا۔ اگر وہ معصیت
چاہیئے کہ واجب بھی ہو اور حرام بھی ہو۔ **ایضاً** ۔ آئم
عوام امر منکر کو انجام دیں تو امام کی اطاعت و رعایت کے سا
تو ایک امرِ واجب کے ترک کے مرتکب ہونگے اور اگر امام کی اطا
نہیں کرتا تو ضروری ہے کہ ان کا امام کوئی دوسرا بھی ہو
صورت میں دو امام کے محتاج ہوں گے اگر وہ بھی معصو

اہل تشیع امامیہ کے ہاں اجماع ہے کہ امام بھی مثل پیغمبر کی طرح ابتدائے عمر سے آخر تک (پیدائشی، وھبی) تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک و معصوم ہوتا ہے! اس موضوع پر احادیث متواترہ ہیں۔

بتوبة فذلك الإصرار .

٣ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الاصرار على شيء من معاصيه .

﴿ باب ﴾

✡ (في اصول الكفر وأركانه) ✡

١ـ الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، عن أبي بصير قال:

و قال في التحرير : و عن الاصرار على الصغائر أو الاكثار منها ، ثمّ قال : و أمّا الصغائر فان داوم عليها أو وقعت منه في أكثر الأحوال ردّت شهادته إجماعاً و على كلّ تقدير فالمداومة و الاكثار من الذنب والمعصية قادح في العدالة و أمّا العزم عليها بعد الفراغ ففي كونه قادحاً تأمّل إن لم يكن ذلك إتّفاقيّاً ، و في صحيحة عمر ابن يزيد انّ إسماع الكلام الغليظ للابوين لا يوجب ترك الصلاة خلفه ما لم يكن عاقّاً قاطعاً ، وهي تدلّ على أنّ مثل ذلك العزم غير قادح إذ الظاهر أنّ إسماع الكلام المغضب للابوين معصية .

الحديث الثالث : حسن موثق .

و فيه إشعار بأنّ الاصرار على الصغيرة كبيرة إذ يبعد أن تكون الصغيرة المكفّرة مانعة عن قبول الطاعة ، و في الخبر ايماء إلى قوله تعالى : « إنّما يتقبّل الله من المتّقين » (١).

باب في اصول الكفرو اركانه

الحديث الاول : صحيح .

و كأنّ المراد بأصول الكفر ما يصير سبباً للكفر أحياناً لا دائماً و للكفر

---

(١) سورة المائدة : ٢٧ .

قال أبو عبدالله عليه السلام : اُصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأمّا الحرص فانّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فإبليس حيث اُمر بالسجود لآدم فأبى ، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه .

٢ـ عليّ بن إبراهيم : عن أبيه، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبدالله

أيضاً معان كثيرة ، منها ما يتحقّق بانكار الربّ سبحانه ، و الالحاد في صفاته ، و منها ما يتضمّن إنكار أنبيائه وحججه أو ما أتوا به من أمور المعاد و أمثالها ، ومنها مايتحقّق بمعصية الله ورسوله ، و منها مايكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الاولى أو ارتكاب صغيرة

أو كبيرة حتّى ينتهي إلى جحود

من الأوّل ثمّ تكامل في أولاده حتّى

كذا ساير الصفات ، و قيل : قد ك

استكبار ، و إنّما خصّ الاستكبا

منه خلقتني من نار و خلقته من

وقوله : فأمّا الحرص فهوم

العائد تكرار المبتداء وضعاً للظاه

فابليس بتقدير فمعصية إبليس و ك

معصية أحدهما كما قيل .

الحديث الثاني : ضعيف ع

و أركان الكفر قريب من

الحرص عليها ، أو اتّباع الشهوا

إعتبارانها بمتابعة الحقّ أو الخو

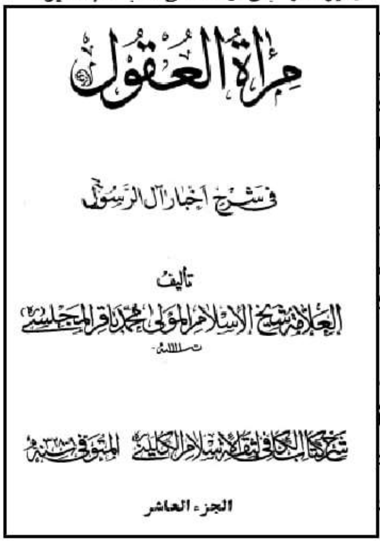

شیعہ کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام میں کفر کے اصولوں میں سے ایک اصول حرص والا تھا (معاذاللہ) جب ان کو اللہ نے درخت کھانے سے منع کیا تو حرص کی وجہ سے وہ درخت کھایا! اس روایت کو شیعہ محدث علامہ باقر مجلسی نے صحیح قرار دیا ہے۔

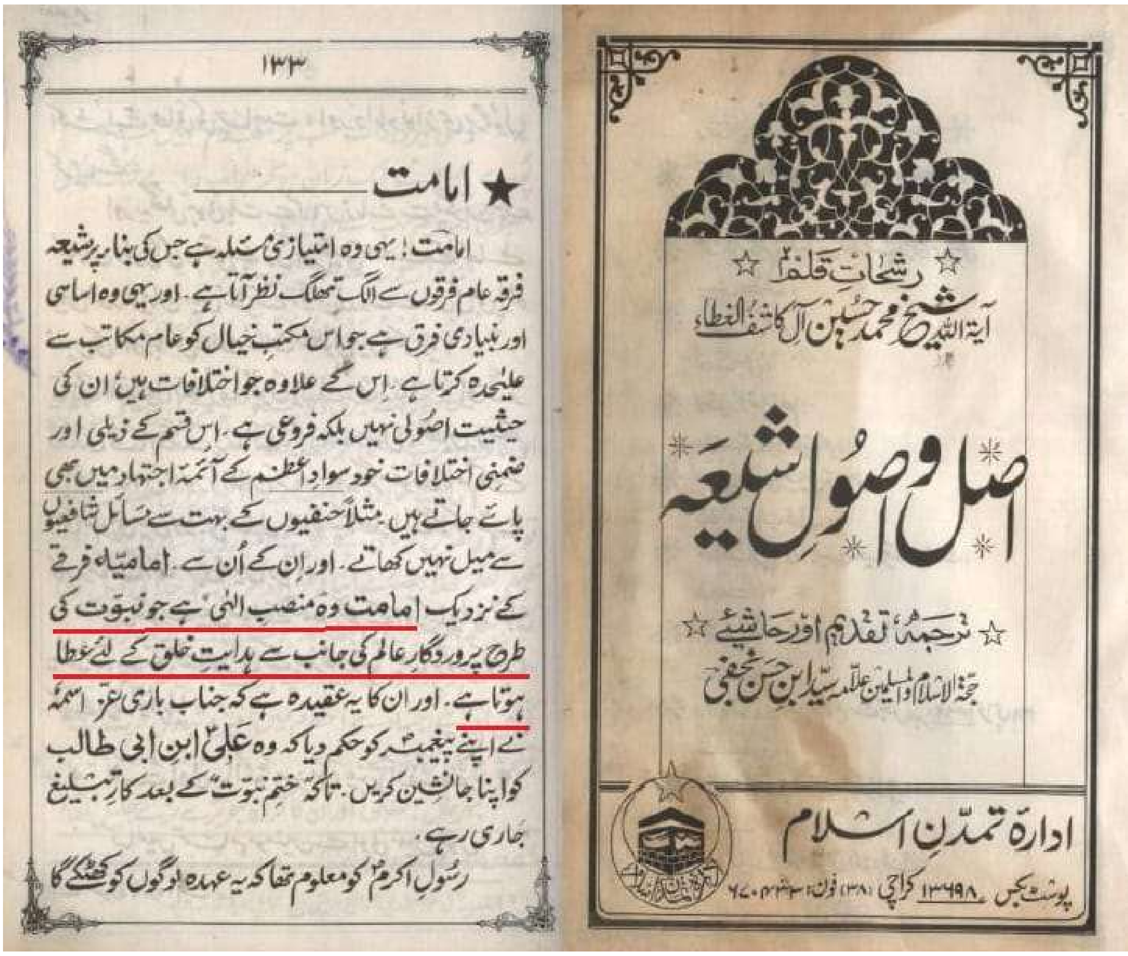

رشحات قلم

آیۃ اللہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء

اصل و اصول شیعہ

ترجمہ، تقدیم اور حاشیے

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید ابن حسن نجفی

ادارہ تمدن اسلام

پوسٹ بکس ۱۳۶۹۸ کراچی

۱۳۳

★ امامت

امامت! یہی وہ امتیازی مسئلہ ہے جس کی بنا پر شیعہ فرقہ عام فرقوں سے الگ تھلگ نظر آتا ہے۔ اور یہی وہ اساسی اور بنیادی فرق ہے جو اس مکتبِ خیال کو عام مکاتب سے علیحدہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جو اختلافات ہیں، ان کی حیثیت اصولی نہیں بلکہ فروعی ہے۔ اس قسم کے ذیلی اور ضمنی اختلافات خود سوادِ اعظم کے آئمہ اجتہاد میں بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً حنفیوں کے بہت سے مسائل شافعیوں سے میل نہیں کھاتے۔ اور ان کے اُن سے۔ امامیہ فرقے کے نزدیک امامت وہ منصب الٰہی ہے جو نبوت کی طرح پروردگارِ عالم کی جانب سے ہدایتِ خلق کے لئے عطا ہوتا ہے۔ اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب باری عز اسمہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ علیؑ ابن ابی طالب کو اپنا جانشین کریں۔ تاکہ ختمِ نبوت کے بعد کارِ تبلیغ جاری رہے۔

رسولِ اکرمؐ کو معلوم تھا کہ یہ عہدہ لوگوں کو کھٹکے گا

شیعہ کے نزدیک امامت وہ منصب ہے جو نبوت کی طرح پروردگار عالم کی جانب سے ہدایت خلق کے لئے عطا ہوتا ہے! معاذاللہ (اصل و اصول شیعہ علامہ سید ابن حسن نجفی)

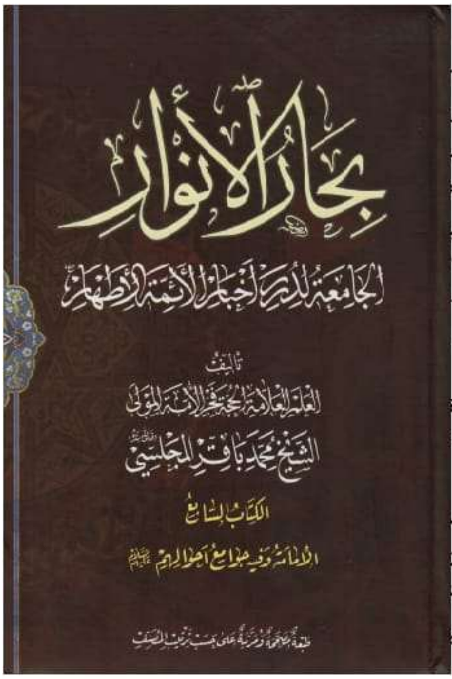

فقال زرارة فحمدت الله تعالى وأثنيت عليه فقلت الحمد
أحمده وأستعينه فكنت كل ما ذكرت الله في كلام ذكر معي
٤٣ـكنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
زياد الحناط عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن اب
يا حكم هل تدري ما كانت الآية التي كان يعرف بها علي صاح
الناس قال قلت لا والله فأخبرني بها يا ابن رسول الله قال هي
نبي ولا محدث﴾ قلت فكان علي﵇ محدثا قال نعم وكل إما
٤٤ـكنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
عن أبيه عن صفوان عن داود بن فرقد عن الحارث النضري
الحسين﵇ قال لي إنما علم علي﵇ كله في آية واحدة.

قال فخرج حمران بن أعين ليسأله فوجد عليا﵇ قد قبض فـ
أنه قال إن علم علي﵇ كله في آية واحدة فقال أبو جعفر﵇
أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث﴾.[٣]

٤٥ـكنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محم ٨٢/٢٦
عن القاسم بن عروة عن بريد العجلي قال سألت أبا جعفر عن
الملائكة ويعاينهم تبلغه الرسالة من الله والنبي يرى في الم
الملائكة وحديثهم ولا يرى شيئا بل ينقر في أذنه وينكت في

بيان:

استنباط الفرق بين النبي والإمام من تلك الأخبار لا يخلو من إشكال وكذا الجمع بينها مشكل جدا والذي يظهر من أكثرها هو أن الإمام لا يرى الحكم الشرعي في المنام والنبي قد يراه فيه وأما الفرق بين الإمام والنبي وبين الرسول أن الرسول يرى الملك عند إلقاء الحكم والنبي غير الرسول والإمام لا يريانه في تلك الحال وإن رأياه في سائر الأحوال ويمكن أن يخص الملك الذي لا يريانه بجبرئيل﵇ ويعم الأحوال لكن فيه أيضا منافاة لبعض الأخبار.

و مع قطع النظر عن الأخبار لعل الفرق بين الأئمة﵈ وغير أولي العزم من الأنبياء أن الأئمة﵈ نواب للرسولﷺ لا يبلغون إلا بالنيابة وأما الأنبياء وإن كانوا تابعين لشريعة غيرهم لكنهم مبعوثون بالأصالة وإن كانت تلك النيابة أشرف من تلك الأصالة.

و بالجملة لا بد لنا من الإذعان بعدم كونهم﵈ أنبياء وبأنهم أشرف وأفضل من غير نبيناﷺ من الأنبياء الأوصياء و لا نعرف جهة لعدم اتصافهم بالنبوة إلا رعاية جلالة خاتم الأنبياء ولا يصل عقولنا إلى فرق بين بين النبوة والإمامة و ما دلت عليه الأخبار فقد عرفته والله تعالى يعلم حقائق أحوالهم صلوات الله عليهم أجمعين.

٤٦ـكا: [الكافي] علي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن الحسين بن أبي العلاء قال قال أبو عبد الله﵇ إنما الوقوف ٨٣/٢٦
علينا في الحلال والحرام فأما النبوة فلا.[٥]

بيان: أي إنما يجب عليكم أن تقوموا عندنا وتعكفوا على أبوابنا والكون معنا لاستعلام الحلال الحرام لا أن تقولوا بنبوتنا وإنما لكم أن تقفوا علينا في إثبات علم الحلال والحرام وأنا نواب الرسولﷺ في بيان ذلك لكم ولا تتجاوزوا بنا إلى إثبات النبوة.

---

(١) اختيار معرفة الرجال: ٤١٤ ـ ٤١٥ ح ٣٠٨.
(٢) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٥ ـ ٣٤٦ سورة الحج ح ٣٠.
(٣) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ح ٣١.
(٤) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ـ ٣٤٧ ح ٣٢.
(٥) الكافي ١: ٢٦٨ ب ١١١ ح ٢.

شیعہ محدث علامہ مجلسی کے مطابق انبیاء اور رسولوں میں فرق کرنا ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ بس یہی فرق سمجھ اتا ہے کہ امام کو نبی نہیں کہا جاتا!! (بحار الانوار)

وبَلَايَاهُمْ؟ قَالَ: فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ: مِمَّنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ؟! فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ بَابٌ أُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتٌ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؛ إِنَّ أُولَئِكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ.

١٠٩ - باب التَّفْوِيضِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وإِلَى الْأَئِمَّةِ عليهم السلام فِي أَمْرِ الدِّينِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم: ٤]. ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُواْ﴾ [الحشر: ٧] وقَالَ عَزَّ وجَلَّ: ﴿مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ﴾ [النساء: ٨٠] قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وإِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلَى عَلِيٍّ وائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وجَحَدَ النَّاسُ، فَوَ اللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا ونَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وبَيْنَ اللهِ عَزَّ وجَلَّ، مَا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
بْنِ أَشْيَمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَ
دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ
حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي:
وجِئْتُ إِلَى هَذَا يُخْطِئُ هَذَا الْخَطَأَ كُلَّهُ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَ
بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وأَخْبَرَ صَاحِبَيَّ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي،
لِي: يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْ
[ص: ٣٩] وفَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ: ما ﴿وَمَآ ءَاتَىٰ
فَمَا فَوَّضَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَ
جَعْفَرٍ وأَبَا عَبْدِ اللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ فَوَ
ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَ

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَ
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ
فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [

شیعہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین کا اختیار اماموں کے پاس ہے! (اصول کافی)

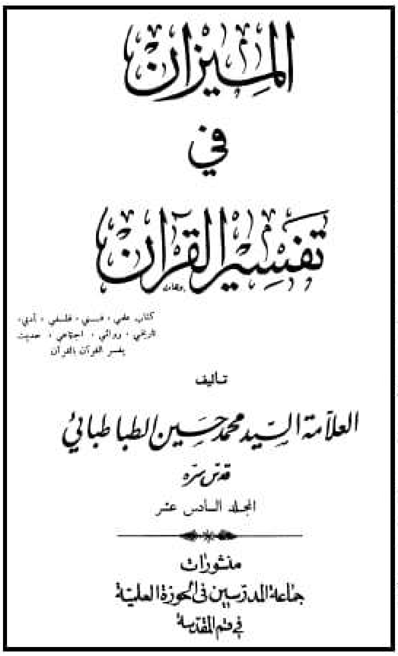

تزوجه بزوج أحدهم بعده تزوجا بزوج ابنه فالخطا
الموجودين في زمن نزول الآية ، والمراد بالرجال ما
نفي تكويني لا تشريعي ولا تتضمن الجملة شيئاً من ا

والمعنى : ليس محمد ﷺ أبا أحد من هؤ
يكون تزوجه بزوج أحدهم بعــده تزوجاً منه بز
فتزوجه بعد تطليقه ليس تزوجاً بزوج الابن حقيقة و
شيء من آثار الابوة والبنوة وما جعل أدعياءكم أبناء

وأما القاسم والطيب والطاهر[1] وإبراهيم فإ
أن يبلغوا فلم يكونوا رجالاً حتى ينتقض الآية وكذ
الله فإن النبي ﷺ قبض قبل أن يبلغا حدّ الرجا

وممـا تقدم ظهر أن الآية لا تقتضي نفي أبو
وإبراهيم وكذا للحسنين لما عرفت أنها خاصة بالر
نعت الرجولية .

وقوله : « ولكن رسول الله وخاتم النبيين » الخاتم بفتح التاء ما يختم به كالطابع والقالب بمعنى ما يطبع به وما يقلب به والمراد بكونه خاتم النبيين أن النبوة اختتمت به ﷺ فلا نبي بعده .

وقد عرفت فيما مر معنى الرسالة والنبوة وأن الرسول هو الذي يحمل رسالة من الله إلى الناس والنبي هو الذي يحمل نبأ الغيب الذي هو الدين وحقائقه ولازم ذلك أن يرتفع الرسالة بارتفاع النبوة فإن الرسالة من أنباء الغيب ، فإذا انقطعت هذه الأنباء انقطعت الرسالة .

ومن هنا يظهر أن كونه ﷺ خاتم النبيين يستلزم كونه خاتماً للرسل .

وفي الآية إيماء إلى أن ارتباطه ﷺ وتعلقه بكم تعلق الرسالة والنبوة وأن مـا فعله كان بأمر من الله سبحانه .

وقوله : « وكان الله بكل شيء عليماً » أي ما بينه لكم إنما كان بعلمه .

(١) هذا على ما هو المعروف وقال بعضهم : ان الطيب والطاهر لقبان للقاسم .

نبوت غیب کی خبریں آنے کو کہتے ہیں، جب نبوت ختم تو غیب کی خبریں بھی ختم (المیزان فی تفسیر القرآن شیعہ عالم سید محمد حسین الطباطبائی) اس کے باوجود شیعہ کے نزدیک امام غیب کی خبریں بتاتے ہیں۔ (معاذاللہ)

شیعہ فریق رانا سعید صاحب کی طرف سے میں نہ مانوں والی روش شروع سے آخر تک برقرار رہی اور گفتگو بظاہر بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

اس کے باوجود رانا سعید صاحب نے دوران گفتگو جو اقرار کئے ان کے اسکرین شاٹس دیکھتے ہوئے اہل علم کے لئے انکے جوابات سے درست نتیجہ نکالنا اتنا مشکل بھی نہیں ہے۔

وَ مَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ (سورہ یس : آیت 17)